اردو نعت کی شعری روایت میں سیرت پاکؐ کی عکاسی

پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف کمال
صدر شعبہ اردو: گورنمنٹ گریجویٹ کالج بھکر

Abstract:

Character is called the path and appearance and it refers to the habits and manners of any person. Every person has some kind of character and temperament. The biographies of the great and great people are more important and worthy of imitation than the common man. Due to the qualities of the high biographies of the great and great people, a whole field of biographies has emerged. Biography should be such that the embodiment of moral virtues comes out. And biography should be described in such simple words that it is easy to understand and follow.

It is related to his existence and all the things in which his life and events and his habits and characteristics from the birth of the Holy Prophet to his death are described, that is the biography is applied. In this article the biographical aspects of the Holy Prophet are mentioned through Urdu Naat. These elements of Naat are a great source of observing manners and ethical values.

Keywords:

اخلاقیات(Ikhlaqiyaat)، اصلاح(Islah)، رواداری(Rwadari)، فکر و نظر(Fiker-o-Nazar)، توصیف(Touseef)، روشنائی(Roshnai)، مکتب(Maktab)، تعلیمات(Talimaat)، نیاز مندی(Neyazmandi)، دہن(Dahan)، اقوال(Aqwaal)۔

سیرت کے معنی عام طور پر کسی کی عادات واطوار کے لیے جاتے ہیں۔ ہر شخص کسی نہ کسی سیرت اور عادت اور مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ عام آدمی کی سیرت کی خوبیوں اتنی جامع نہیں ہوتیں جتنا کہ بڑے لوگوں کی سیرت، اسی وجہ سے سیرت نگاری کا ایک پورا شعبہ سامنے آیا۔ سیرت کے معنی طریقہ،راستہ روش اور شکل وصورت کے ہیں۔(۱)

جو کچھ ہمارے پیغمبر کی عظمت اور ان کے وجود سے متعلق ہو اور وہ تمام باتیں جن میں آنحضرت کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے ان کی زندگی واقعات اور ان کی عادات وخصائل بیان کیے گئے ہوں وہ سیرت ہے۔

حضور اکرم کی حیات طیبہ کے حوالے سے تصنیفات اور سیرت کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ حضرت محمدؐ کے حالات زندگی اور اخلاق وعادات بیان کرنے کا نام سیرت ہے۔(۲)

سیرت نگاری ایسی ہونی چاہئے کہ فضائل اخلاق کا پیکر مجسم سامنے آجائے۔اور سیرت ایسے سادہ لفظوں میں بیان کی جائے کہ جسے سمجھنااور جس پہ عمل کرنا آسان ہو۔بقول نعمانی(۳):

"عالم فانی کی کوئی چیز ابدی نہیں اس لیے یہ ہستیئ جامع دنیا میں آکر ہمیشہ نہیں رہ سکتی اس لیے ضروری ہے اس کی زبان کا ایک ایک حرف اس کی حرکات وسکنات کی ایک ایک ادا، اور اس کے حلیہ ئ وجود کے ایک ایک خط وخال کا عکس لے لیا جائے کہ مراحل زندگی میں جہاں ضرورت پیش آئے رہنمائی کے کام آئے۔"

سیرت النبی ایک پیغام ہے جو کہ ہر انسان تک پہنچانا ضروری ہے۔ سیرت نگاری اخلاقیات کے باب میں اہمیت رکھتی ہے۔بقول صدیقی(۴):

"حضور کے اخلاق کا بیان یہاں کسی ضمنی عنوان کے تحت نہیں کیا جاسکتا وہاں تو پوری زندگی حسنِ اخلاق کی تفسیر ہے۔"

سیرت نگاری ایک ایسا فریضہ سمجھا گیا ہے جس میں ثواب کا پہلو بھی ہے اور معاشرتی اصلاح کا پہلو بھی۔اور پھر ایسی ہستی کی سیرت کہ جس کی تصویر کشی کا حق ادا کرنا ممکن ہی نہیں۔ کوئی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے، سیرت نگاری کا حق کہاں ادا ہوتا ہے پھر بھی ہر سیرت نگار نے اپنی صلاحیت، مطالعہء فکر و نظر کے لحاظ سے سیرت النبی پر روشنی ڈالنے کی سعیِ محمود کی ہے۔(۵)

آج تک دنیا میں جتنے بھی انسان آئے ہیں کسی کی شخصیت نبی کریم کی شخصیت جیسے سیرت کا مرقع نہیں ہوسکتی اور نہ ہی قیامت تک کوئی ایسی ہستی آسکتی ہے جس کی سیرت میں اتنا ترفع اور اتنی زیادہ خوبیاں موجود ہوں۔ مولانا تقی عثمانی نے سیرت النبی کو ایک ایسا سدابہار خزانہ قرار دیا ہے کہ جس کی نظیر تاریخ سیرت نگاری میں نہیں ملتی۔(۶)

نبی کریم ﷺ کی سیرت نگاری کا کام ان کی زندگی ہی میں شروع ہوگیا تھا۔ نثر اور شاعری دونوں اصناف کو ان کی سیرت کے اوصاف بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ سیرت نگاری کی ابتدا عہد نبوت ہی میں ہوگئی تھی لیکن اسے تصنیف و تالیف کے قالب میں ڈھالنے کی ابتدا محمد بن مسلم بن شہاب الزہری نے کی ان کو تابعی ہونے کا شرف حاصل تھا، ۱۲۴ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔(۷)

ان کی سیرت ان کی صورت کمال سے بڑھ کر تھی۔ ایسے اوصاف کسی شخصیت میں جمع ہوجانا ہی خود اپنی جگہ ایک معجزہ ہے۔ حضرت ہند حضور اکرم کی لفظی تصویر یوں پیش کرتے ہیں(۸):

> "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وبیشتر غموں سے دردمند اور غوروفکر میں محو رہتے تھے۔ آپ آرام وراحت سے کم آشنا تھے بلاضرورت کبھی نہیں بولتے تھے زیادہ تر خاموش رہتے تھے۔ گفتگو کرتے ہوئے پورا منہ کھولتے تھے، آپ کے کلام کے الفاظ جامع و مختصر ہوتے تھے' جب بولتے واضح انداز میں کسی کمی یا فالتو الفاظ کے بغیر بولتے۔ نرم مزاج وخوش اخلاق تھے، آپ نہ تو تند خو درشت طبع تھے اور نہ عاجز وکمزور۔ ہمیشہ پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے، تعجب ہوتا تو اپنا ہاتھ الٹ دیتے۔بات کرتے تو اپنے ہاتھوں کو قریب کرکے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ماردیتے۔ خفگی یا ناپسندیدگی کے اظہار کے طور پر منہ موڑ لیتے،خوشی میں نگاہیں جھکالیتے آپ کی پوری ہنسی صرف مسکراہٹ ہی ہوتی تھی،جب مسکراتے تو موتیوں جیسے دانت یوں چمکتے دکھائی دیتے جیسے بادل میں سے ٹھنڈے ٹھنڈے چمکتے ہوئے اولے دکھائی دے رہے ہوں۔"

ان کی سیرت کا سب سے اہم پہلو انسانی ہمدردی سے عبارت ہے۔ کہیں اس میں بھائی چارہ، کہیں غم خواری، کہیں، مساوات، کہیں ن امن وامان، کہیں محبت، کہیں حسنِ سلوک، کہیں بچوں پر شفقت کہیں یتیموں کے سر پہ ہاتھ، کہیں ہمسایوں کے آرام کا خیال، کہیں معافی، کہیں رحم وکرم سے عبارت ہے۔

حضور کریم کی ذات کے حوالے سے اور اوصاف کے بارے میں بات کی جائے تو ہمیں ان کی ذات کے حوالے سے معاشی عدل، انصاف، تعلیم، امن امان کا قیام، سادگی اور سچائی، اتحاد، معاشرتی مساوات، اسلامی اخوت، حق وصداقت، صبر وفلاح وبہبود، بھلائی، اچھائی، نیکی، عدل، استقلال، تحمل، رواداری، جیسی صفات بدرجہ اتم ملتی ہیں۔بقول خالق داد(۹):

"اللہ عزوجل نے اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات وصفات کا مظہر اتم حقیقت ومعرفت کے تمام ظاہری وباطنی کمالات کا منبع اور روحانیت کے تمام محاسن واوصاف کا معدن بنایا اور کمال خلق کی طرح خلقت میں بھی اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل پیدا نہیں کیا۔"

حضور اکرم ﷺ نے ہر شعبۂ حیات کے حوالے سے اپنی سیرت اور اخلاق وعادات میں ایسا نمونہ پیش کیا ہے جو کہ متنوع ہے۔اسلام ایک عملی اور حقیقی مذہب ہے جو کہ ہر دور کے انسانوں کے لیے قابل عمل ہے۔قرآن کریم کی تعلیمات انسانوں کے لیے زندگی گزارنے کا ایک ایسا طریقہ ہے جس پہ نبی کریم نے خود عمل کرکے دکھایا ہے۔اسی لیے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے جب ہشام بن عامر نے درخواست کی کہ رسول اللہؐ کے اخلاق کے بارے میں بتایئے انھوں نے جواب دیا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں پڑھتا ہوں۔فرمایا: ان خلق نبی اللہ کان القرآن۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عین قرآن تھے۔یہی بات ایک اور حدیث میں اس طرح بیان ہوئی ہے:

کانَ خُلُقُہ القرآن (یعنی قرآن آپ ﷺ کا اخلاق ہے) آپ کے اخلاق مکمل قرآن تھے۔(مسند احمد ۷، ۳۹حدیث نمبر ۲۵۲۸۵)

بلاشبہ حضرت محمد ﷺ سیرت اور اخلاق کے حوالے سے بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔

سورہ قلم میں فرمایا گیا(۱۱):

وَاِنَّکَ لعلیٰ خُلُقٍ عظیم (اور آپ کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں)

سورہ احزاب میں فرمایا گیا(۱۲):

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ (درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے)

حضور کی سیرت پاس ان کا اسوۂ حسنہ انسانیت کی معراج ہے۔ ان کی سیرت طیبہ تمام کائنات کے لیے مینارۂ نور اور رشد وہدایت اور رہنمائی کا وہ روشن راستہ ہے جس کی نظیر ملنا ناممکن ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں ہمیں سرورِ کریم خاتم النبیین کی سیرت سے روشنی ملتی ہے۔ چنانچہ نعت نگاروں نے ان کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو موضوع سخن بنایاہے۔

نعت اُردو کی ایک اہم شعری صنف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک روشن شعری روایت رکھنے والی صنف ہے جو کہ قدیم بھی ہے اور ہر دور کے حوالے سے جدید بھی۔ اُردو کے تقریباً ہر شاعر کے یہاں نعت گوئی میں سیرت کی عکاسی کی مثالیں مل جاتی ہیں۔ نعت رسول کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاں اور دوسرے بہت سے موضوعات ہوتے ہیں وہیں اس میں نبی کریم کی تعریف، توصیف، اُن کی سیرتِ پاک اور عادات و اخلاق حسنہ کا بیان بھی شامل ہوتا ہے۔ اور تمام موضوعات میں سیرت نگاری کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ اس میں دوسروں کے لیے زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ ملتا ہے۔ جس پہ عمل کرکے دین و دنیا دونوں میں کامیابی اور سرخ روئی حاصل کی جاسکتی ہے۔ حسنِ سیرت کی ضو کے ضمن میں شاہ (۱۳) لکھتے ہیں:

"دراصل آپ ﷺ کا اخلاق حسنہ معراجِ انسانیت ہے۔ آپ کی سیرتِ طیبہ نے آدمیت کو عظمت و رفعت کا جادۂ مستقیم دکھایا۔ یہ اس محسن انسانیت کا عظیم کردار ہی تو تھا کہ جس نے دشمنِ جاں سے بھی صادق و امین کہلوایا۔ چناں چہ نگار اسی عظمتِ کردار کا پرچار کرتے ہوئے ہر دور میں لفظوں کے عقیدت مند نذرانے پیش کرتا رہا۔"

اردو نعت میں جہاں جہاں نبی کریم کی سیرت کا ذکر ہوا ہے وہ متن کے ٹکڑے روشن حرفوں کی روشنائی سے فروزاں ہوتے دیکھے جاسکتے ہیں (۱۴):

"نعت کے آئینے میں نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک کے نگینے، قلم قلم لَو دیتے چلے جارہے ہیں۔"

کربل کتھا، تولد نامہ، نعتیہ قصیدہ، معراج نامہ، قصص الانبیاء، چکی نامہ،، خواب نامہ، اگر ہم مولود ناموں، میلاد ناموں، نور ناموں، داستانوں، مثنویوں، چکی ناموں، خواب ناموں معراج ناموں نعتیہ قصیدوں تولد ناموں میں دیکھیں تو جابجا سیرت پاک ؐ کے نمونے نظر آئیں گے۔ سحر البیان (۱۵) میں دیکھئے:

کیا حق نے نبیوں کا سردار اسے بنایا نبوت کا حقدار اسے

نبوت ہے کی اس پہ حق نے تمام　　لکھا اشرف الناس، خیرا لانام

غیر مسلموں نے بھی حضور اکرم کی سیرت اور ان کی صفات کو تسلیم کیا اور اپنی شاعری میں اس کا برملا اعتراف کیا۔

آدمیت کا غرض ساماں مہیا کردیا　　اک عرب نے آدمی کا بول بالا کردیا

(پنڈت ہری چند اختر)

عرش ملسیانی کے یہ شعر ملاحظہ کیجیے:

نہ قول و عمل میں کوئی فرق مطلق　　پیامی سراسر پیام اللہ اللہ

یہ ملت کی شیرازہ بندی کا آئین　　یہ تنظیمِ دیں کا نظام اللہ اللہ

اسی طرح رام پیاری (۱۶) عورتوں کے حقوق کے بارے میں نبی کریم کے احسان کے بارے میں لکھتی ہیں:

کس طرح بدلہ ہو احسانِ محمد کا ادا　　عورتیں ان کے قدم کی خاک ہوں تو ہے بجا

شفیعِ امم رحمتِ عالمیں ہے　　فقط وہ متاعِ مسلماں نہیں ہے

(گوپی ناتھ امن)

نبی کریم کی سیرت ایک ایسا روشن چراغ ہے جس کی ہر طرف روشنی پھیلی ہوئی ہے:

شیرازۂ حیات کو پر نور کردیا　　رخشندہ آفتاب ہے سیرت حضورؐ کی

(لالہ صحرائی)

نبی کریم کی سیرت کا ایک خاص پہلو نادار اور غریب کو حوصلہ دینا اور خاص طور پر جو یتیم اور بے کس ہیں انھیں احساس محرومی سے بچانے کا ہے:

مجھے یہ فخر ہے میرے رسول نے محسن　　یتیم و بے کس وبے آسرا سے پیار کیا

(محسن احسان)

مظفر وارثی نے سیرت پاک کے جن پہلوؤں پہ توجیہ دی ہے اور جنھیں اپنی نعت کا موضوع بنایا ہے ان میں دشمنوں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرنا اور ہمیشہ جھوٹ کے مقابلے میں صداقت کو اہمیت دیتے تھے۔ نبی کریم کی ساری زندگی صداقتوں کی روشن مثالوں سے بھری ہوئی ہے:

دشمنِ جاں بھی ہیں شاہد اس کے سب پہ روشن ہے صداقت اس کی

(مظفر وارثی)

اسی طرح انھوں نے اپنی نعتوں میں نبی کریم کی جو صفت بیان کی ہے وہ سب کو دعا دینے کی ہے۔ کہ دعا دیتے ہوئے وہ کسی خاص مکتب یا طبقے کے بجائے تمام امت کے لیے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے:

وہ دشمن کو دعائیں دینے والا قرارِ خاطرِ آشفتگاں ہے

(مظفر وارثی)

نبی کریم کی سیرت میں محبت ہی محبت کا جلوہ نظر آتا ہے۔ انھوں نے نہ صرف اپنوں سے بلکہ اوروں سے بھی محبت اور شفقت کا رویہ رکھا:

دیا ہے کس نے یوں درسِ محبت کوئی پوچھے وفا کے دشمنوں سے

(تابش صمدانی)

محبت کے ساتھ ساتھ نبی کریم کا لطف و کرم بھی سب کے لیے عام تھا۔ امین راحت چغتائی نے ان کے کرم یوں پیش کیا:

یاد آئے ترے دامانِ کرم کی وسعت چاندنی رات میں جب دامنِ صحرا دیکھوں

سیرت النبی کی ایک اہم خوبی مساوات بھی ہے۔ عجمی کو عربی پر اور عربی پر عجمی کو کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ نبی کریم کی تعلیمات کے مطابق سب انسان برابر ہیں:

یاد آتا ہے ترا دورِ مساوات مجھے اپنے پہلو میں غلاموں کو بٹھانے والے

(اقبال نجمی)

نبی کریم نے مظلوم اور کمزور کو ظالم کے سامنے بولنے اور آواز اٹھانے کی ہمت عطا کی۔ اُردو کی نعتیہ شاعری میں احسان دانش نے اپنے حق میں آواز بلند کرنے کے پہلو کو اپنے شعر میں پیش کیا:

بے زباں کو قوتِ گویائی مل گئی گم گشتگانِ جہل کو دانائی مل گئی

بے زباں کو قوت گویائی ملنا اور جہل کو دانائی ملنا یہ سب پیارے نبی کی عیرت کی وہ عطا ہے جس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ نبی کریم نے فقیری میں بادشاہی کی۔ ایسی فقیری کہ جسے بڑے بڑے بادشاہ حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں:

بخشا وہ تو نے اپنے غلاموں کو افتخار　　حسرت سے دیکھتے ہیں گداؤں کو شہریار

احمد فراز کی نعت ،روایتی نعت سے ذراہٹ کر ہے، ان کا اُردو غزل کی طرح اُردو نعت میں بھی اپنا اُسلوب اور منفرد لہجہ پایا جاتا ہے۔ انھوں نے نبی کریم کی روشن خیالی اور روشن تعلیمات کو زبردست انداز میں خوبصورت اسلوب میں اپنی شاعری کا حصہ بنایا:

مرے رسول کہ نسبت تجھے اجالوں سے　　میں تیرا ذکر کروں صبح کے حوالوں سے

احمد ندیم قاسمی اپنالب ولہجہ اور شعری حوالے سے ایک علیحدہ شناخت رکھتے ہیں۔ نعت میں بھی ان کا منفرد اُسلوب ہے۔ نبی کریم جو کہ بے نواؤں کے سہارا تھے اور کمزوروں کے لیے ایک بہت بڑا حوصلہ۔ احمد ندیم قاسمی نے ان کی سیرت کے پہلوؤں کو کمالِ مہارت سے پیش کیا:

پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم　　مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

پتھروں میں بھی لہو دوڑ گیا　　اس قدر عام تھی رحمت اُن کی

اسلم فرخی نے نبی کریم کی سیرت کے جس پہلو کو اپنی نعتیہ شعر میں پیش کیا وہ ان کی سخاوت ہے۔ نبی کریم بخل اور کنجوسی کو پسند نہیں فرماتے تھے:

آپ کے حسنِ سخاوت سے حوالہ پاکر　　سرنوشتِ کرم وجود وسخا لکھّی ہے

اسلم کولسری نے جہاں اُردو غزل گوئی میں نام کمایا وہاں انھوں نے نعت نگاری میں بھی شہرت حاصل کی ہے۔ انھوں نے رسول کریمؐ کی بہادری اور ان کی فقیرانہ زندگی کی روش کو یوں پیش کیا:

ملبوس پہ سو پیوند لگے اور کالی کملی کاندھے پر　　اس حال میں بھی مسمار کیے دربار کئی سلطانوں کے

افتخار عارف کا نام اُردو شعرا میں ایک ممتاز اور معروف مقام رکھتا ہے۔ وہ غزل اور نظم کے قادرالکلام شاعر ہیں جن کی غزلوں اور نظموں کو قبولِ عام حاصل ہو چکا ہے۔ ان کا نعتیہ مجموعہ ’شہر علم کے دروازے پر‘ ۲۰۰۶ء میں شائع

ہوا۔'کتاب دل و دنیا' میں بھی ایک باب عقیدت شامل ہے۔انھوں نے قرآن کو نبی کریم کی سیرت کے عملی زاویوں میں پڑھا:

میں نے قرآن کی تفسیر میں سیرت کو پڑھا نور کو دائرہ نور کے اندر رکھا

نبی کریم کی سیرت میں امن ہی امن ہے اور خیر ہی خیر ہے جو کہ سب کے لیے باعث تسکین ہے۔امین علی نقوی کی نعت میں ان کی سیرت کا یہ پہلو ملاحظہ کیجیے:

محمد ہیں خیر الانام اللہ اللہ محمد ہیں دارالسلام اللہ اللہ

سیرت کا ایک اہم پہلو قول و فعل کی یکسانیت ہے۔ورنہ یہاں تو بڑے بڑے لوگوں کے یہاں یہ بات دکھائی دیتی ہے کہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔نبی کریم کی زبان نرم بھی تھی اور شیریں بھی۔انھوں نے ہمیشہ کے لیے رہبری کا وہ فریضہ سرانجام دیا کہ جو قیامت تک کے لیے ہماری رہنمائی کے لیے کافی ہے۔انور شعور اردو شاعری میں اور بالخصوص نعت گوئی میں اپنا منفرد اُسلوب رکھتے ہیں:

ظاہر میں تھا تضاد نہ باطن میں تھا تضاد پیشِ نظر ہے خلوت وجلوت حضور کی

رہبر وہ رہبر، ہادی وہ ہادی دنیا کو جس نے راہِ بقا دی

متصف ہو کوئی اس حسنِ بیاں سے کیسے آپ کا ذکر کیا جائے زباں سے کیسے

سیرت کا ایک پہلو گفتار کے ساتھ ساتھ کردار کا بھی ہے:

گفتار ہے جہاں میں،تو گفتار آپ کی کردار ہے جہاں میں،تو کردار آپ کا

ان کی سیرت میں امن ہی امن ہے۔فتح مکہ کے موقع پر آپ نے عام معافی کا اعلان کیا اور جتنی بھی لڑائیاں ہوئیں وہ کفار کی کی وجہ سے ہوئیں۔مسعود(۱۷) کی نعتیہ شاعری میں بھی سیرت نگاری کا رنگ جھلکتا ہے:

ویسے تو ہر زبان ہے نعرہ آشتی مگر امن کا ہے پیام بر،کون حضور کے سوا

پیغمبر اسلام کی استقامت، دوستی، وفاداری، عہد کی پابندی اور امانت داری کے چرچے ان کے پیغمبر بننے سے بہت پہلے ہی دور دور تک پھیل چکے تھے۔(۱۸)

شعر میں نبی کریم کا ذکر کرنا ان کی سیرت، عادات و خصائص بیان کرنا بڑا احتیاط طلب کام ہے۔رسول محتشم کی سیرت مبارکہ جہاں الفاظ کی ندرت، انداز کا سلجھاؤ، لب ولہجہ میں نیاز مندی اور انداز تخاطب وبیان کے لیے مؤدبانہ اسلوب کا تقاضا کرتی ہے وہاں اس ذات کی حیثیت اور ان کے تعلق کی پاسداری پر بھی قدغن لگاتی ہے کیونکہ یہاں معاملہ علم وفن کا نہیں بلکہ دین وایمان کا ہے۔(۱۹)

ان کی سیرت مجسم خیر ہے۔ان کے ہر پہلو میں کوئی نہ کوئی خیر کا پہلو نکلتا ہے:

اللہ اللہ مصطفی کی سیرت وکردار کا　　کون سا پہلو ہے جس میں خیر کا پہلو نہیں

پیرزادہ قاسم نعتیہ اردو شاعری میں سیرت کو بیان کرتے ہوئے حد درجہ محتاط رویہ اختیار کرتے ہیں۔لفظوں کے استعمال میں انتخاب کرتے ہیں۔بالخصوص اردو نعت میں لفظوں کے برتاؤ میں احتیاط برتنے کا رویہ رکھتے ہیں۔اور نبی کریمؐ کی شائستگی اور نرم لہجے کو یوں بیان کرتے ہیں:

رکھا خود بھی سخن میں نرم لہجہ　　ہمیں بھی حرف کی شائستگی دی

ڈاکٹر تقی عابدی نے نبی کریم کی پیاری زلفوں، ان کے نور سے مزین چہرے، ان کے جسم پاک، ان کے دہن مبارک کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

والشمس بنی جس کے رخِ نور کی تنویر　　والیل ہوئی گیسوے سرکار کی تعبیر

محفوظ میں محفوظ ہوئی حسن کی تحریر　　معبود نے پھر ایسی بنائی نہیں تصویر

جو سروِ چمن غنچہ دہن گل بدنی ہے　　وہ میرا نبی میرا نبی،میرا نبی ہے

'حافظ لدھیانوی'ثنائے خواجہ اپنے نعتیہ مجموعہ ہاے کلام میں کئی حوالوں سے حضور اکرمؐ کی سیرت کو بیان کیا ہے:

ہر اک زماں کا ہے منشور آخری خطبہ　　ہر ایک لفظ میں جس کے ہے امن کا پیغام

حبیب جالب کا نام بیسویں صدی کی آخری دہائیوں میں اردو شاعری میں مزاحمت اور مقصدیت کے حوالے سے ایک اہم نام ہے۔انھوں نے انسان کے حقوق اور انسانیت کے حق میں آواز بلند کی۔ان کی نظم "بارگاہِ رسالت مآب میں"گیارہ شعروں پر مبنی ہے۔جس میں انھوں نے نبی کریم کی شفقتوں، محبتوں، مساوات، کا ذکر کیا:

نظر نظر تھی محبت، ادا ادا تھی شفیق　　کہاں تھی تیرے یہاں اونچ نیچ کی تفریق

چراغ جادۂ ہستی ترا پیام بنا ترے درود سے نوعِ بشر کا کام بنا

خورشید ربانی کے نزدیک حضور کریمؐ کی گفتگو میں جو الفاظ آ گئے وہ معتبر ہو گئے۔ان کا مقدر سنور گیا:

آپ کی گفتگو میں آکر حرف کو روشنی ملی ہے

شاکر القادری نے ان کی سیرت کے کئی پہلوؤں کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا:

احسان، عدل، رحم،کرم، درگزر، عطا ہر ایک بے مثال ہے عادت حضور کی

(چراغ،ص۶۵)

صبیح رحمانی جو کہ نعت کے حوالے سے ایک تحریک کا درجہ رکھتے ہیں انھوں نے اپنے نعتیہ شعروں میں بے شمار سیرت کے پہلوؤں کو نشان زد کیا ہے جن کی وجہ سے دنیا اور معاشرہ ایک فلاحی معاشرہ بن سکتا ہے:

یقین، عدل، وفا، علم، صبر، سچائی کیے نبی نے چراغوں کے کارواں روشن

وہ امیں ہیں،وہ اماں ہیں، وہ مکیں ہیں، وہ مکاں وہ ازل ہیں، وہ ابد ہیں، وہ زمیں ہیں،وہ زماں

نبی کریم کی ایک صفت ستم زدوں کے کام آنا بھی ہے انھوں نے یتیم اور مسکین کی کفالت کرنے والے کو بہت بڑے درجے کا مستحق قرار دیا ہے۔مختلف شاعروں کے ہاں اردو نعت میں موضوعات کا تنوع نظر آتا ہے۔اسی طرح کاشف عرفان کی نعتیہ شاعری میں بھی نئے نئے موضوعات ملتے ہیں:

اک مٹھی ستو ہوں، روٹی خشک ادھوری ہو مولا! مجھ سے آپ کی سنت کیسے پوری ہو

گلزار بخاری نے اپنی شاعری میں ان کی سلطانی کو خراج تحسین پیش کیا ہے کہ انھوںؐ نے اتنی بڑی مملکت اسلامیہ کا سلطان اور بادشاہ ہونے کے باوجود درویشوں جیسا طریقِ زندگی اختیار کیے رکھا۔نہ ان کے ارد گرد غلاموں اور کنیزوں کی فوج تھی نہ زرنگار گاؤ تکیے اور نہ سونے چاندی کے تخت بادشاہی۔وہ ان چیزوں کو پسند نہ فرماتے تھے:

چند کھجوریں، جو کی روٹی، ایک پیالہ پانی کا طور طریقے درویشی کے منصب ہے سلطانی کا

مسند، منبر، گاؤتکیہ، قصر، حویلی کچھ بھی نہیں دیا چٹائی پر ہے روشن تہذیب عمرانی کا

خدمت گاروں کا لشکر ہے اور نہ فوج کنیزوں یہ شاہی دربار ہے کوئی یا مسکن حیرانی کا

کی

ظہور قدسی، درِیتیم، ذکر جمیل، محسوسات ماہر اور سفر نامہ حجاز "کاروان حجاز" کے مصنف ماہر القادری نعتیہ شاعری میں ایک اہم نام ہے۔ انھوں نے اردو نعت گوئی میں اسلوب اور سیرت نگاری کے حوالے سے اپنی شناخت قائم کی ہے:

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی　　سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں　　سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

بے کسوں کی دستگیری، بادشاہی میں فقیری، زخم کھا کر بھی پھول دینا، گالیاں سن کر بھی دعائیں دینا۔ ایسی سیرت اعلیٰ اور کس کی ہو سکتی ہے۔
محسن احسان کا نعتیہ مجموعہ "اجمل و اکمل" ۱۹۹۶ء میں القلم دارالشاعت اسلام آباد سے شائع ہوا۔ محسن احسان کی نعتوں میں سیرت نگاری کے حوالے سے لفظوں کی نئی ترتیب ملتی ہے:

اُس نے اُس وقت زمانے پہ کرم فرمایا　　جب یہاں دھوپ میں چیخ اٹھّا تھا سایا سایا

سمندر جوش میں ایسا نہ ایسا موج میں دریا　　گدایانِ کرم پر اس قدر ابرِ کرم برسا

محسن نقوی نے سیرت پاک کے کئی پہلوؤں کو اپنے شعروں میں پیش کیا۔ نبی کریم نے لوگوں کو بولنا سکھایا، انھیں اپنے حقوق یاد دلائے۔ فکر و تعقل کا راستہ دکھایا:

سکوتِ حرف کو اذنِ بیان دیتا ہے　　وہ دشتِ فکر میں اب بھی اذان دیتا ہے

سید نصیر الدین نصیر اُردو نعتیہ شاعری میں اپنا اسلوب اور آہنگ رکھتے ہیں۔ ان کی شاعری میں سیرت پاک کے حوالے سے کئی زاویے ملتے ہیں:

سرکار کا در ہے درِ شاہاں تو نہیں ہے　　جو مانگ لیا مانگ لیا،اور بھی کچھ مانگ

اردو نعتیہ شاعری میں شعرائے کرام نے بالخصوص نہ صرف نبی کریم کی تعلیمات اور فکر و عمل کو پیش کیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ان کی عادات، اخلاق حسنہ، سیرت پاک، ان کے اقوال، ان کی روزمرہ زندگی کے واقعات کو بھی

بیان کیا گیا ہے۔اور یہ سب اتنا بڑا شعری خزانہ ہے کہ اس کی ایک جھلک دکھانے کے لیے بھی دفتر کے دفتر درکار ہیں۔

حوالہ جات وحواشی:

۱۔دائرہ معارف اسلامیہ

۲۔صلاح الدین ثانی،ڈاکٹر،(۲۰۰۳ء)اصول سیرت نگاری، کراچی، مکتبہ یادگار، ص۳۴۱

۳۔شبلی نعمانی،سیرت النبی ، جلد اول،دوم،لاہور،اسلامی کتب خانہ، ص۱۵

۴۔صدیقی، نعیم(۲۰۱۲ء)محسن انسانیت ، دہلی، مرکزی مکتبہ اسلامی، ص۱۲۹

۵۔خان، محمد فاروق(۲۰۰۲ء)پیش لفظ، محمد رسول اللہ، دہلی، فرید بک ڈپو، ص۱

۶۔ تقی عثمانی،مولانا(۱۹۸۳ء)، مقدمہ ہادیء عالم ، دہلی، مرکزی تبلیغ دینیات، ص۹

۷۔یسین بٹ، حافظ محمد، سیرۃالمصطفیٰ،(تعارف)مشمولہ: فکرو نظر سیرت نمبر، ص۴۰۷

۸۔السیرہ الحلبیۃ ۱/۵۱۱،اعجازالقرآن، للرافعی، ۲۲۰۔۱۳۲۱الزیات، ص۷۳بحوالہ فکرونظر سیرت نمبر ص۱۵

۹۔بحوالہ شمائل نبوی کا ایک ارتقائی جائزہ، مشمولہ:فکرونظر سیرت نمبر، ص۱۹۹

۱۰۔مسند احمد ۷،۹۳حدیث نمبر ۲۵۲۸۵

۱۱۔القرآن المجید، سورہ قلم

۱۲۔ القرآن المجید ، سورہ احزاب

۱۳۔شاہ، محمد فیروز،(۲۰۱۶ء)نعت میں جدید طرز احساس ،مشمولہ:اردو نعت کی شعری روایت از صبیح رحمانی، کراچی، اکادمی بازیافت، ص۵۳۸

۱۴۔جاوید، اقبال،(۲۰۲۰ء)انتخاب نعت (موضوعات کے اعتبار سے)، کراچی، نعت ریسرچ سنٹر، ص۹۲

۱۵۔میر حسن۔(۱۹۹۹ء)،سحر البیان، لکھنؤ، اترپردیش اکادمی، ص۶۷

۱۶۔فکرو نظر سیرت نمبر،(۱۹۹۲ءجولائی دسمبر)، شمارہ ۲،۱، ص۳۹۸

۱۷۔ناصر زیدی،۱۰۱ معیاری نعتیں ،لاہور، اظہار سنز، ص۲۴

۱۸۔کونسٹن ویر ژیل،(۲۰۰۶ءاکتوبر)مشمولہ:سیارہ ڈائجسٹ، عکس سیرت نمبر، ص۴۳

۱۹۔طیبہ فاطمہ،(۲۰۱۶ء۔۲۰۱۹ء) سیرت نگاری میں حقوق نسواں کے مباحث واستدلالات واستنتاجات کا تجزیہ ،(مقالہ پی ایچ ڈی۔اردو)امپیریل کالج آف بزنس اسٹڈیز،لاہور،ص۴۱

❖ References:

1. Dairah Maaraf Islamiyah
2. Salah-u-din Saani, Dr,(2003) *Asool Seerat Nigari*, Karachi, Maktabah yadgar, P 341
3. Shibli Nomani, *Seerat-u-Nabi*, Volume I, II, Lahore, islami Kuttab khana, P 15
4. Siddique, Naeem(2012) *Muhsin Insaniyat*, Dehli, Markazi Maktabah islami, P 129
5. Khan, Muhammad Farooq(2002) Paish lafz, *Muhammad Rasool Allah*, Dehli, Fareed book Depot, P 1
6. Taqqi Usmani, Moulana(1983), *Muqaddamah Hadiye Aalam* , Dehli, Markazi Tableeg Deeniyat, P 9
7. Yaseen Butt, Hafiz Muhammad, Seerat-ul-Mustafa, (Taruf)az Mushmolah *Fikr-o-Nazr* Seerat number, P 407
8. Alseerat-ul-Haleetah/511, *Ejaz-ul- Quran*, Lalrafai,220-321 Azziyat, P 37 Bahawalah Fikr-o-Nazar seerat number P 15
9. Bahawalah Shumail Nabwi ka aik irtaqai jaizah, Mushmolah *Fikr-o-Nazr* Seerat number, P 199
10. Masnad Ahmad7, 93 Hadith number 25285
11. *Quran Majeed*, Surat Qalam
12. *Quran Majeed*,Surat Ahzab,
13. Shah, Muhammad Feroz,(2016) Naat mein Jadeed tarz-e-Ehsaas, Mushmolah *Urdu Naat ki Sheri rawayat az Sabeeh Rehmani*, Karachi, Academy Baziyafat, P 538
14. Jawaid, Iqbal,(2020) *Intekhab Naat(Mozuaat kay Aitebar sey)* , Karachi, Naat Research Centre, P 92
15. Meer Hassan, *Sehr-ul-Bayan*,(1999)Lakhnau, Uttar Pardaish Academy, P 67
16. *Fikr-o-Nazr* Seerat number,(1992,July December), Issue II, I, P 398
17. Nasir Zaidi, 101 *Mayari Naatein*, Lahore, izhar Sons, P 24
18. Conston Veer zeel,(2006 October) Mushmolah, *Siyarah Digest*, Aks Seerat number, P 43

19. Tayyaba Fatima,(2016-2019) *Seerat Nigari mein Haqooq Niswan kay Mubahis-o-istadlalat-o-istantajat ka tajziya*, Maqalah Ph.D Urdu imperial College Of Business Studies, Lahore, P 41